بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   مَاشَآءَ اللّٰہُ لَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اللّٰھمّ صلّ وسلّم وبارک علی سیّدنا ومولٰینا وحبیبنا محمّد ن النّبی الامّیّ وعلٰی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کلّ معلوم لّک وبعدد خلقک ورضٰی نفسک وزنۃ عرشک ومدادکلماتک استغفراللّٰہ الّذی لا الٰہ الّا ھوالحیّ القیّوم واتوب الیہ ۔ یاحیّ یاقیّوم

الصّمتُ (خاموشی)

سلسلہ اشاعت ۲۶۷

کرۂ ارض پر بسنے والے تمام مُسلمان بھائی آپس میں مُتّحد ہوں ۔ یاحیّ یاقیّوم آمین

ابوانیس مُحمّد برکتؒ علی لودھیانویؒ

المقام النّجاف الصّحاف لمقبول المصطفین • دارُالاِحسان

فیصل آباد ــــ پنجاب ــــ پاکِستان

قُل

عِشقُ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

مَذهَبِي وَحُبُّہٗ مِلَّتِي

وَطَاعَتُہٗ مَنزِلِي

(یہ کہ) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق میرا مذہب

محبت میری مِلت اور اتباع میری منزل ہے

ابو انیس محمد برکت علی لودھیانوی

عفی عنہ

نومبر
۱۹۷۲ء
رمضان المبارک
۱۳۹۱ھ
دارالاحسان - فیصل آباد - پنجاب - پاکستان

الصَّمْتُ

(خاموشی)

سلسلہ اشاعت
۲۶۷

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم من کان یؤمن باللہ والیوم الاٰخر فلیقل خیراً او لیصمت ومن کان یؤمن باللہ والیوم الاٰخر فلا یؤذ جارہ ومن کان یؤمن باللہ والیوم الاٰخر فلیکرم ضیفہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات منہ سے نکالے یا چپ رہے، اور جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے اور جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے، وہ اپنے مہمان کی خاطر اور عزت کرے۔

(صحیح البخاری جلد ۲ صفحہ ۹۵۹)

عن ابی شریح الخزاعی رضی اللہ عنہ قال سمع اذنای ووعاہ قلبی النبیّ صلی اللہ علیہ

حضرت ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہ نے کہا، کہ میرے کانوں نے سنا، اور میرے دل نے یاد رکھا، کہ حضور اقدس

وسلّم يقول الضيافة ثلثة ايام جائزته قيل وما جائزته قال يوم وليلة ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل خيرا او ليسكت

صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ کہ مہمان کی مہمان داری تین روز تک ہے۔ اور مہمان کا حق ادا کرو۔ کسی نے پوچھا، مہمان کا کیا حق ہے؟ فرمایا، ایک رات دن خاطر سے پیش آنا۔ اور فرمایا جو اللہ اور قیامت پر ایمان لایا ہے وہ اپنے مہمان کی خاطر و مدارت کرے، اور جو اللہ اور قیامت پر ایمان لائے ہوئے ہے وہ منہ سے نیک بات نکالے۔ یا چُپ رہے۔

(صحیح البخاری جلد ۲ صفحہ ۹۵۹)

عن ابی هريرة رضی الله عنه سمع رسول الله صلّى الله عليه وسلم يقول انّ العبد ليتكلّم بالكلمة ما يتبيين فيها يزل بها في النار ابعد ما بين المشرق والمغرب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔ کہ آپؐ فرماتے تھے، کہ جو کوئی بے سوچے سمجھے بات کہے، تو وہ دوزخ کے اندر مشرق و مغرب کے درمیانی فاصلے سے بھی دور ڈالا جائے گا۔

(صحیح البخاری جلد ۲ صفحہ ۹۵۹ / صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۴۱۲)

عن سهل بن سعد رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم قال من یضمن لی مابین لحییہ وما بین رجلیہ اضمن لہ الجنۃ ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو شخص اپنی زبان اور شرمگاہ کا ضامن ہو، تو میں اس کے واسطے جنت کا ضامن ہوں ۔

(صحیح البخاری جلد ۲ صفحہ ۹۵۸)

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النّبّی صلی اللہ علیہ وسلّم قال ان العبد لیتکلّم بالکلمۃ من رضوان اللہ لایلقی لھا بالاً یرفع اللہ بھا درجات وان العبد لیتکلم بالکلمۃ من سخط اللہ لایلقی لھا بالایھوی بھا فی جہنم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کبھی انسان اللہ کی رضا کی کوئی بات کہہ دیتا ہے، اور وہ اسے کوئی اہمیت نہیں دیتا۔ اللہ اسکی وجہ سے اس کے درجے بلند کر دیتا ہے۔ اور (کبھی) انسان کوئی بات اللہ کی ناراضگی کی کہہ دیتا ہے، وہ اُسے کوئی اہمیت نہیں دیتا، اس کی وجہ سے جہنم میں گر جاتا ہے۔

(صحیح البخاری ۔ جلد ۲ ۔ صفحہ ۹۵۹)

عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ قال قلت یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم ما النجاۃ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نجات

قال املك عليك لسانك وليسعك بيتك و ابك على خطيئتك

(جامع الترمذی جلد ۲ صفحہ ۶۳)

کس طرح ہے؟ فرمایا۔ اپنی زبان روک لو۔ اور چاہیئے، کہ تمہارا گھر کشادہ ہو، اور اپنی غلطیوں پر رویا کرو۔

عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ رفعہ قال اذا اصبح ابن آدم فان الاعضا کلھا تکفر اللسان فتقول اتق اللہ فینا فانما نحن بک فان استقمت استقمنا و ان اعوججت اعوججنا۔

(جامع الترمذی جلد ۲ صفحہ ۶۳)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ کہ جب ابنِ آدم صبح کرتا ہے تو اُس کے تمام اعضاء جھک کر زبان سے کہتے ہیں، کہ تو ہمارے بارے میں اللہ سے ڈر۔ کیونکہ ہم تجھ سے متعلق ہیں۔ اگر تو سیدھی رہے گی، تو ہم بھی سیدھے رہیں گے۔ اور اگر تو ٹیڑھی ہوئی، تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔

عن سھل بن سعد رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم من یتوکل لی ما بین لحییہ وما بین رجلیہ اتوکل لہ بالجنۃ

(جامع الترمذی جلد ۲ صفحہ ۶۳)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص مجھے اپنی دونوں داڑھوں کے درمیان کی چیز (زبان) اور اپنے دونوں پاؤں کے درمیان کی چیز، (شرمگاہ) کی حفاظت کی ضمانت دے، تو میں اس کیلئے جنت کا ضامن ہوں۔

عن سفیان بن عبد اللہ الثقفی رضی اللہ عنہ قال قلت یا رسول اللہ حدثنی بامر اعتصم بہ قال قل ربی اللہ ثم استقم قال قلت یا رسول اللہ ما اخوف ما تخاف علی فاخذ بلسان نفسہ ثم قال ھذا

(جامع الترمذی جلد ۲ صفحہ ۶۳)

حضرت سفیان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے. کہ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی ایسی چیز بتایئے، جسے میں مضبوط پکڑ لوں۔ آپؐ نے فرمایا، کہو میرا پروردگار اللہ ہے۔ پھر اسی پر سدا قائم رہو۔ (قولاً و فعلاً) فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا، یہ بھی بتلا دیجئے کہ میرے لئے سب سے زیادہ خطرناک چیز کون سی ہے؟ آپؐ نے اپنی زبان مبارک پکڑی اور فرمایا ——— "یہ"

عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صمت نجا۔

(سنن الدارمی جلد ۲ صفحہ ۲۹۹)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے روایت کی، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو خاموش رہا، نجات پا گیا۔

عن انس رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا ابا ذر الا ادلک

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوذرؓ۔ میں تجھ

علی خصلتین هما اخف علی الظهر و اثقل فی المیزان قال قلت بلی قال طول الصمت وحسن الخلق والذی نفسی بیدہ ما عمل الخلائق بمثلهما۔

(رواہ البیہقی/مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۴۱۵)

کو دو ایسی باتیں بتلاؤں، جو نہایت سبک اور ہلکی ہیں لیکن اعمال کے ترازو میں بہت بھاری ہیں؟ حضرت ابوذر رضؓ نے عرض کیا۔ ہاں ضرور بتلائیں آپؐ نے فرمایا طویل خاموشی اور خوش خلقی قسم ہے اس ذات کی، جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ ان دو خصلتوں سے بہتر مخلوق کیلئے کوئی کام نہیں ہے۔

عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم قال مقام الرّجل بالصمت افضل من عبادۃ ستین سنۃ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرد کا خاموش رہنا (اور خاموشی پر ثابت قدم رہنا) ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

(رواہ البیہقی/مشکوٰۃ المصابیح — صفحہ ۴۱۴)

عن عمران بن حطّان رضی اللہ عنہ قال اتیت اباذر رضی اللہ عنہ فوجدتہ فی المسجد محتبیا بکساء اسود وحدہٗ فقلت یا اباذر رضی

حضرت عمران بن حطان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ وہ مسجد میں سیاہ چادر لپیٹے تنہا بیٹھے تھے۔ میں نے کہا، ابوذر رضؓ! یہ تنہائی کیسی ہے؟

الله عنه ماهذه الوحدة فقال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلّم یقول الوحدة، خیرٌ من جلیس السّوء والجلیس الصالح من الوحدة واملاء الخیر خیرٌ من السکوت والسکوت خیرٌ من املاء السر۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے، کہ تنہائی بُرے ہمنشیں سے بہتر ہے، اور صالح ہمنشیں بہتر ہے تنہائی سے اور بھلائی کا سکھانا بہتر ہے خاموشی سے اور خاموشی بہتر ہے بُرائی کی تعلیم سے!

(رواہ البیہقی/مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۴۱۴)

عن انس رضی الله عنه قال توفی رجلاً من الصحابه فقال یعنی رجلاً ابشر بالجنة فقال فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اولا تدری فلعلّه تکلم فیما لا یعنیه او بخل بما لا ینقصه۔

(جامع الترمذی جلد ۲ صفحہ ۵۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ صحابہ کرامؓ میں سے ایک شخص نے وفات پائی۔ ایک شخص نے کہا، تجھ کو جنت کی خوشخبری ہو۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا۔ تو یہ بات کہتا ہے، شاید حقیقت حال سے تو واقف نہیں، ممکن ہے اس نے بے فائدہ باتوں میں وقت ضائع کیا ہو۔ اور ایسی چیز میں بخل کیا ہو جس میں کمی نہ آئے (مثلاً علم اور زکوٰۃ وغیرہ)

عن سماکؒ قال قلت لجابر بن سمرة اکنت تجالس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم فکان طویل الصمت قلیل الضحکؒ وکان اصحابہ یذکرون عندہ الشعر و اشیاء من امورھم فیضحکون وربما نتبسم

(مسند احمد بن حنبلؒ جلد ۵ صفحہ ۸۶)

حضرت سماک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا، کہ آپ لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم مجلس ہوتے تھے، تو انہوں نے جواب دیا، کہ ہاں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم طویل خاموشی اختیار کرتے تھے۔ تھوڑا ہنستے تھے۔ اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ آپ کے پاس شعر وغیرہ کہا کرتے تھے اور کچھ اپنے کاروبار کا ذکر کیا کرتے تھے، پھر وہ ہنسا کرتے تھے، اور کبھی کبھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیا کرتے تھے۔

عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الرجل لیتکلم بالکلمة لایری بھا باسأ یھوی بھا سبعین خریفا فی النار

(جامع الترمذی جلد دوم صفحہ ۶۳)

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ کوئی شخص زبان سے بات کرتا ہے مگر یہ نہیں جانتا کہ اس سے کچھ نقصان بھی ہوگا۔ حالانکہ وہ اس کے سبب ستر سال نیچے گرتا رہتا ہے۔

عن عمران بن حصین رضی اللہ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ

عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلّم قال مقام الرّجل بالصمت
افضل من عبادة ستين سنة
(رواہ البیہقی/مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۴۱۴)

سے روایت ہے، کہ حضور اقدس صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرد کا خاموش رہنا
(اور اس خاموشی پر ثابت قدم رہنا)
ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الصمت حِکَمٌ
وقلیل فاعلہٗ۔
(الفردوس/منتخب کنز العمال صفحہ ۲۲۹)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے، کہ فرمایا حضور
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ خاموشی
میں کئی حکمتیں ہیں۔ لیکن خاموشی اختیار
کرنے والے بہت تھوڑے ہیں۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الصمت ارفع
العبادة۔
(منتخب کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۲۲۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خاموشی
سب سے اونچی عبادت ہے۔

عن محرز بن زھیر رضی
اللہ عنہ قال قال رسول اللہ
صلّی اللہ علیہ وسلّم الصمت
زین للعالم وستر للجاھل

حضرت محرز بن زہیر رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے، کہ حضور اقدس صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا۔ خاموشی عالم کے
لئے زینت ہے اور جاہل کیلئے پردہ ہے

(منتخب کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۲۲۹)

عن مالکؓ بن یخامر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احفظ لسانکؑ۔

حضرت مالک بن یخامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان کی حفاظت کرو۔

(الجامع الصغیر جلد ۱ صفحہ ۱۰)

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم صمت الصائم تسبیح و نومہ عبادۃ و دعاءہٗ مستجاب وعملہ مضاعف رواہ ابوبکر بن مندہ فی امالیہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ دار کی خاموشی تسبیح ہے۔ اور اس کا سونا عبادت ہے۔ اور اس کی دُعا قبول ہے اور اس کے عمل دو گنا کئے جاتے ہیں۔

(الجامع الصغیر جلد ۲ صفحہ ۳۸)

عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم افضل الصدقۃ حفظ اللسان۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ وسلم نے فرمایا، سب سے افضل صدقہ زبان کی حفاظت ہے۔

(رواہ الدیلمی فی الفردوس)

(الجامع الصغیر جلد ۱ صفحہ ۴۱)

قال وھب رضی اللہ عنہ اجمعت الحکماء علیٰ ان رأس الحکمۃ الصمت

حضرت وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ داناؤں نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ دانائی کی اصل (جڑ)، خاموشی ہے

(فیض القدیر جلد ۴ صفحہ ۲۴۱)

عن الحسن رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوّل العبادۃ الصمت (رواہ ھناد موسلاً)

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت ہے، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ عبادت میں سے سب سے پہلی چیز خاموشی اختیار کرنا ہے۔

(منتخب کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۲۲۹)

قال الفضیل رضی اللہ عنہ لا حج ولا رباط ولا جہاد اشد من حبس اللسان

(فتح القدیر جلد ۴ صفحہ ۲۴۱)

حضرت فضیل رضؓ فرماتے ہیں کہ زبان کی خاموشی، حج اور اگلے مورچوں میں ہر وقت دشمن کے سامنے تیار رہنے اور جہاد سے بھی سخت ہے۔

روی انہ مات حبر من بنی اسرائیل فلما وضع علی سریرہ وجدوا علی عنقہ لوحا من ذھب فیہ ثلاثۃ اسطر الصمت

روایت ہے، بنی اسرائیل میں سے ایک عالم وفات پا گئے، جب انکو چارپائی پر رکھا گیا۔ لوگوں نے دیکھا کہ اسکے گلے میں سونے کی تختی ہے جس پر تین

سید الاخلاق (رواہ الدیلمی)

(فیض القدیر جلد ۴ صفحہ ۴۴۲)

سطریں لکھی ہوئی تھیں کہ خاموشی تمام اخلاق کی سردار ہے"

عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر خطایا ابن آدم فی لسانہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضور اقدس ؐ نے فرمایا۔ آدم کے بیٹے کے اکثر گناہ اسکی زبان میں ہیں۔

(الجامع الصغیر، جلد ۱ صفحہ ۴۴)

عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انک لن تزال سالماً ما سکت فاذا تکلمت کتب لک او علیک

(الطبرانی / ابن رجب صہ ۹۳)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ تو اس وقت تک گناہوں سے بچا رہے گا جب تک تو خاموش رہیگا۔ پھر جب تو نے خاموشی توڑی اور تو بول پڑا پھر یا تو وہ بات تیرے فائدہ کیلئے ہوگی، یا وہ تجھ پر وبال بن جائے گی۔

عن وھب بن منبہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیم الدین الصلوٰۃ وسنام العمل الجھاد وافضل اخلاق الاسلام الصمت حتی یسلم الناس منک

(رواہ ابن المبارک / منتخب کنز العمال صفحہ ۲۲۹-۲۳۰)

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دین کا قائم ہونا نماز پڑھنے سے ہے۔ اور عمل کی بلندی جہاد سے ہوتی ہے۔ اور اسلام کے افضل اخلاق میں سے خاموشی ہے، جب تک تجھ سے لوگ سلامت رہیں۔

عن الحسن رضی اللہ عنہ مرسلاً قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ رجلا قال حقا اوسکت رحم اللہ رجلا قام من اللیل فصلی ثم قال لامراتہ قومی فصلی

(رواہ ابن ابی الدنیا)

(منتخب کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۲۳)

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مراسلاً روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے، جو سچی بات کہتا یا خاموش رہتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو رات کو کھڑا ہو کر نفل گزارتا ہے پھر اپنی بیوی سے کہتا ہے۔ کہ اے خوش بخت اُٹھ کھڑی ہو کر نماز پڑھ

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کثر کلامہ کثر سقطہ ومن کثر کلامہ کثر کذبہ ومن کثر کذبہ کثر ذنوبہ ومن کثر ذنوبہ کانت النار اولی بہ۔

(رواہ العسکری فی الامثال)

(منتخب کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۲۳)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو زیادہ باتونی ہوگا۔ اس کی غلطیاں زیادہ ہوں گی۔ اور جو زیادہ باتونی ہوگا۔ زیادہ جھوٹ بولے گا۔ اور جو زیادہ جھوٹ بولے گا اس کے گناہ زیادہ ہوں گے۔ اور جو شخص کہ اس کے گناہ زیادہ ہوں گے دوزخ اس کے لئے زیادہ لائق ہے۔

عن ابی جحیفۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

وسلّم احب الاعمال الی اللہ حفظ اللسان

(رواہ ابو الشیخ فی کتاب الثواب والبیہقی فی شعب الایمان)

(فتح الباری جلد ۱۱ صفحہ ۲۵۸)

نے فرمایا۔ اللہ کے ہاں پیارے عملوں میں سب سے زیادہ پیارا عمل زبان کی حفاظت ہے۔

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصمت سید الاخلاق ومن مزح استخف بہ

(رواہ الدیلمی فی الفردوس)

(منتخب کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۲۲۹)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خاموشی اختیار کرنا اخلاق کی سردار خصلت ہے، اور جو شخص مذاق کرتا ہے وہ لوگوں میں ہلکا ہو جاتا ہے۔

عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ یحب الصمت عند ثلاث عند تلاوۃ القران وعند الزحف وعند الجنازۃ

(رواہ الطبرانی/منتخب کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۲۲۹)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ اللہ تعالیٰ تین جگہ خاموشی کو پسند فرماتا ہے۔ قرآن مجید پڑھتے وقت، لڑائی کے وقت، اور جنازہ کے وقت۔

عن الحسن رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول العبادة الصمت

(رواہ ھناد مرسلاً)

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت ہے، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عبادت میں سے سب سے پہلی چیز خاموشی اختیار کرنا ہے۔

(منتخب کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۲۲۹)

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا خیر فی حیٰوۃ الا لاحد رجلین رجل ستیر صموت واع او ناطق بعلم

(رواہ ابونعیم فی الحلیۃ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو آدمیوں کی زندگی کے سوا جینے میں کوئی فائدہ نہیں۔ ایک وہ آدمی جو لوگوں کے عیبوں پر پردہ ڈالتا ہے، خاموش طبیعت۔ بات کو یاد رکھنے والا۔ دوسرا جو علم کے ساتھ بات کرتا ہے۔

(منتخب کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۲۳۰)

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یستکمل احدکم حقیقۃ الایمان حتّٰی یخزن من

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے، تم میں سے کوئی اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو کامل نہیں کرسکتا

لسانہ ۔ جب تک وہ اپنی زبان کو خزانہ
(رواہ البیہقی فی شعب الایمان) نہ بنائے ۔

(منتخب کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۲۳۰)

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
قالت قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم رحم اللہ امرأ
کف لسانہ عن اعراض
المسلمین لاتحل شفاعتی
لطعان ولا لعان
(رواہ الدیلمی فی الفردوس)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ سے
روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم
فرمائے، جس نے اپنی زبان کو مسلمانوں
کی عزتوں سے بچا لیا ۔ میری شفاعت
لعن طعن کرنے والوں کے لئے جائز نہ
ہوگی ۔

(منتخب کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۲۳۰)

عن علی رضی اللہ عنہ قال
الصمت داعیۃ الی المحبۃ
(رواہ ابن ابی الدنیا)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ
فرماتے ہیں ۔ خاموشی محبت کو دعوت
دیتی ہے ۔

(منتخب کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۲۳۰)

عن علی رضی اللہ عنہ
قال وار شخصک لا یذکر و
اصمت تسلم ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں
اپنے آپ کو اتنا چھپا کر رکھو، کہ تمھارا
کسی جگہ ذکر تک بھی نہ ہو، اور خاموشی اختیار

(رواہ ابن ابی الدنیا)
کرو۔ بچے رہو گے۔

(منتخب کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۲۳۰)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العافیۃ عشرۃ اجزاء تسعۃ فی الصمت والعاشرۃ فی العزلۃ۔

(رواہ الدیلمی فی الفردوس)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے، عافیت کے دس حصے ہیں۔ نو حصے تو صرف خاموشی میں ہیں، اور دسواں حصہ تنہائی میں ہے۔

(منتخب کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۲۲۹)

عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قولوا خیراً تغنموا واسکتوا عن شر تسلموا

(رواہ القضاعی)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اچھی بات کہو، تو تم فائدے میں رہو گے۔ اور اگر تم بری بات سے رک جاؤ گے تو بچ جاؤ گے

(منتخب کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۲۲۹)

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان یسلم فلیلزم

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسے اس بات کا شوق ہو کہ

الصمت

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

بچ جائے تو اُسے لازم ہے کہ خاموشی اختیار کرے۔

(منتخب کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۲۳۰)

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العبادۃ عشرۃ اجزاء تسعۃ منھا فی الصمت والعاشرۃ کسب الیدمن الحلال

(رواہ الدیلمی فی الفردوس)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبادت دس حصوں میں تقسیم ہے (جس میں سے) نو حصے تو صرف خاموشی ہی میں ہیں۔ اور دسواں حصہ ہاتھ سے حلال کی روزی کمانا ہے۔

(منتخب کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۲۳۰)

عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر الحدیث بطولہ الیٰ ان قال قلت یا رسول اللہ اوصنی قال اوصیکَ بتقوی اللہ فانھا زین لامرکَ کلہ قلت یا رسول اللہ زدنی قال علیکَ بتلاوۃ القرآن وذکر اللہ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں حاضر ہوا۔ پھر انہوں نے ایک لمبی حدیث بیان کی۔ یہاں تک کہ میں نے عرض کیا۔ کہ اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ مجھے وصیت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا۔ میں تجھے اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ کیونکہ یہ تیرے سارے عملوں کی زینت ہے۔ میں نے عرض کیا

عزّوجل فانه ذکر لک
فی السماء و نورٌ لک فی
الارض قلت یا رسول الله زدنی
قال علیک بطول الصمت
فانه مطردة للشیطان
وعون لک علی امر دینک
قلت زدنی قال وایاک وکثرة
الضحک فانه یمیت القلب
ویذهب بنور الوجه قلت
زدنی قال قل الحق وان کان
مرّا قلت زدنی قال
لاتخف فی الله لومة
لائم قلت زدنی قال
لیحجزک عن الناس ما تعلم
من نفسک ۔
(رواہ احمد والطبرانی و
ابن حبّان)

مجھے اور وصیت فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا
تو قرآن مجید کی تلاوت کو اور اللہ کے ذکر
کو لازم پکڑ۔ کیونکہ وہ تیرے لئے آسمانوں
پر شہرت کا سبب بنے گا۔ اور زمین پر تیرے
لئے روشنی ہو جائے گی۔ میں نے عرض کیا
کہ اور وصیت فرمائیے۔ آپؐ نے فرمایا
لمبی چپ اختیار کر۔ کیونکہ وہ تجھ سے
شیطان کو بھگانے والی ہے۔ اور تیرے
لئے دین کے کاموں میں مددگار ثابت ہوگی
میں نے عرض کیا۔ اور وصیت فرمائیے۔
آپؐ نے فرمایا۔ زیادہ ہنسی سے بچ
کیونکہ وہ دل کو مردہ کر دیتی ہے۔ اور چہرے
کی رونق کو ختم کر دیتی ہے۔ میں نے عرض
کیا۔ کچھ اور وصیت فرمائیے۔ آپؐ نے
فرمایا۔ سچی بات کہہ۔ اگرچہ وہ کڑوی ہو۔
میں نے عرض کیا۔ اور وصیت فرمائیے
آپؐ نے فرمایا۔ اللہ کے بارے میں
کسی ملامت کرنے والے کی ملامت
سے مت ڈر! میں نے عرض کیا۔ کہ
مجھے اور وصیت فرمائیے۔ آپؐ نے فرمایا
لوگوں کے عیب تلاش کرنے کی بجائے

تجھے اپنے اعمال کی زیادہ فکر ہو۔

(الترغیب والترھیب جلد ۳ صفحہ ۵۳۱)

عن ابی جحیفۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم ای الاعمال احب الی اللہ عزّ و جلّ ؟ قال فسکتوا ، فلم یجبہ احدٌ قال وھو حفظ اللسان (رواہ ابو الشیخ بن حبان والبیہقی)

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے، کون سے عمل اللہ کے ہاں پیارے ہیں ؟ تو صحابہ کرام رض خاموش ہو گئے۔ کسی نے جواب نہ دیا (پھر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی فرمایا۔ وہ زبان کی حفاظت ہے۔

(الترغیب والترھیب جلد ۳ صفحہ ۵۲۵)

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم من دفع غضبہ دفع اللہ عنہ عذابہ ومن حفظ لسانہ ستر اللہ عورتہ۔ (رواہ الطبرانی فی الاوسط و ابو یعلی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے غصے کو دور کرے ، اللہ تعالیٰ اس سے اپنا عذاب دور کرے گا۔ اور جو شخص اپنی زبان کی حفاظت کرے اللہ تعالیٰ اس کی شرم گاہ پر پردہ ڈال دے گا۔

(الترغیب والترھیب جلد ۳ صفحہ ۵۲۵)

عن اسلم رضی اللہ عنہ قال ان عمر رضی اللہ عنہ دخل یوماً علی ابی بکرن الصدّیق رضی اللہ عنہ وھو یجبذ لسانہ فقال عمر رضی اللہ عنہ مہ غفر اللہ لک فقال لہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ان ھٰذا اوردنی الموارد۔

(مؤطا امام مالک صفحہ ۳۸۷)

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ ایک روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، اور اُس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی زبان کو انگلیوں سے پکڑ کر کھینچ رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ٹھہرو، خدا تمھاری مغفرت فرمائے۔ (یعنی ایسا نہ کرو) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا، اس زبان نے مجھ کو ہلاکت کے مقامات میں ڈالا ہے۔

ماتکلم الربیع بن خثیم رضی اللہ عنہ بکلام الدنیا عشرین سنۃ وکان اذا اصبح وضع دواۃ وقرطاساً وقلماً فکل ماتکلم بہ کتبہ ثم یحاسب نفسہ عند المساء

حضرت ربیع بن خثیم رضی اللہ عنہ نے متواتر بیس سال تک دنیاوی بات چیت نہیں کی، جب وہ صبح کرتے، تو دوات کاغذ، اور قلم کو رکھ لیتے، جو کچھ وہ بولتے اُسے لکھ لیتے، پھر شام کو اپنے نفس کا محاسبہ فرماتے۔

(احیاء العلوم جلد ۳ صفحہ ۷۰)

سئل ابن المبارک رضی اللہ عنہ عن قول لقمان علیہ السلام

حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سے حضرت لقمان علیہ السلام کی اپنے

لانبه "ان كان الكلام من فضة فان الصمت من ذهب"۔ فقال معناه لوكان الكلام بطاعة الله من فضة فان الصمت عن معصية الله من ذهب ۔

(ابن رجب صفحہ ۹۵)

بیٹے کو نصیحت ہے" کہ اے بیٹا اگر بات کرنا چاندی ہو تو چپ رہنا سونا ہے"۔ کے بارے میں پوچھا گیا۔ اُنہوں نے فرمایا۔ اس کا معنیٰ یہ ہے کہ اگر اللہ کی اطاعت میں کلام کرنا چاندی ہو تو اس کی نافرمانی میں خاموش رہنا (یعنی اگر نافرمانی کا خدشہ ہو تو گفتگو سے رُک جانا) سونا ہے

عن عبد الله بن مسعود رضى الله عنه ما من شيءٍ احق بطول السّجن من اللسان ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ چیز جس کو لمبی قید کا حکم ہوا ہے ، زبان ہے ۔

(الزهد لابن المبارک صفحہ ۱۲۹)

عن وهيب رضى الله عنه قال قال عيسىٰ بن مريم عليه السّلام الصمت وهو اول العبادة ۔

حضرت وہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ، کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے فرمایا۔ خاموشی سب سے پہلی عبادت ہے ۔

(الزهد لابن المبارک صفحہ ۲۲۲)

عن سالم بن ابى الجعد رضى الله عنه قال قال عيسىٰ عليه السّلام

حضرت سالم بن ابی الجعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ، کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام

طوبیٰ لمن خزن لسانہ ووسعہ بیتہ وبکیٰ علی خطیئتہٖ

نے فرمایا۔ زہے نصیب وہ شخص، جس نے کہ اپنی زبان کو خزانہ بنایا۔ اور اس کے لئے اس کا گھر فراخ ہے، اور وہ اپنے گناہوں پر روتا ہے!

(الزہد لابن المبارکؒ جلد ۱ صفحہ ۴۰)

عن خالد الربعی رضی اللہ عنہ قال کان لقمان عبداً حبشیاً نجاراً فقال لہ مولاہ اذبح لنا ھٰذہ الشاۃ فذبحھا قال اخرج لنا اطیب مضغتین فیھا فاخرج اللسان والقلب ثم مکث ماشاء اللہ ثم قال اذبح لنا ھٰذہ الشاۃ فذبحھا فقال اخرج لنا اخبث مضغتین فیھا فاخرج اللسان والقلب فقال لہ مولاہ امرتکُ ان تخرج اطیب مضغتین فیھا فاخرجتھما وامرتکُ ان تخرج اخبث مضغتین فیھا

حضرت خالد ربعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں کہ حضرت لقمان علیہ السلام سیاہ فام غلام اور بڑھئی تھے۔ ان کے مالک نے ان سے کہا کہ ہمارے لئے یہ بکری ذبح کرو۔ انہوں نے اُسے ذبح کیا۔ وہ بولا اس سے دو بہترین گوشت کی بوٹیاں نکالو۔ اُنہوں نے زبان اور دل نکال کر پیش کیا پھر تھوڑے عرصہ کے بعد پھر کہا کہ آج ہمارے لئے یہ بکری ذبح کرو۔ انہوں نے اُسے ذبح کیا۔ مالک نے کہا، کہ اس میں سے سب سے دو گندی بوٹیاں نکالو۔ اُنہوں نے پھر زبان اور دل کو نکال کر پیش کیا۔ مالک بولا۔ میں نے تجھے حکم دیا تھا کہ اس بکری سے

فاخرجتهما فقال لقمان انه ليس من شیٔ اطیب منهما اذا طابا ولا اخبث منهما اذا خبثا۔

(رواه ابن جبیرؓ / تفسیر ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۴۴۳)

دو پاکیزہ بوٹیاں نکال، تو تُو نے زبان اور دل کو نکالا۔ اور پھر میں نے تجھے حکم دیا کہ اس بکری سے دو گندی بوٹیاں نکال۔ تو پھر تو نے زبان اور دل کو نکالا۔ حضرت لقمان علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر وہ دونوں ٹھیک رہیں تو ان سے زیادہ کوئی چیز پاک صاف نہیں، اور جب یہ دونوں اعضاء گندے ہو جائیں تو ان سے زیادہ گندی بوٹی اور کوئی نہیں۔

قال علی رضی اللہ عنہ تدا قیدُ ما فرط من صمتكُ ایسر من ادراکک مافات من منطقک۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے فرمایا، تو اس بات پر تو قادر ہے کہ خاموشی کو کلام بنالے۔ لیکن تو اس پر قادر نہیں ہے کہ اپنی کلام کو خاموشی بنالے۔

(نہج البلاغۃ جلد ۴ صفحہ ۳۶)

قال علی رضی اللہ عنہ ما شیٔ احق بطول سجن من لسان

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے فرمایا، زبان سے بڑھ کر کوئی بھی چیز زیادہ دیر مقید کی جانے کی حقدار نہیں

(نہج البلاغۃ جلد ۴ صفحہ ۵۳۴)

قال علی رضی اللہ عنہ لورأیت مافی میزانک لختمت علی لسانک۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا اگر تم ان چیزوں کو جو تمہاری میزان میں ہیں دیکھ لیتے، تو اپنی زبان پر مُہر لگا لیتے۔

(نہج البلاغۃ جلد ۴ صفحہ ۵۵۸)

قال علی رضی اللہ عنہ اذا تم العقل نقص الکلام

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے فرمایا جب عقل کامل ہوجاتی ہے۔ تو گفتگو کم ہوجاتی ہے۔

(نہج البلاغۃ جلد ۴ صفحہ ۲۷۴)

قال علی رضی اللہ عنہ اللسان سبع ان خلی عنہ عقر،

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے فرمایا زبان ایک درندہ ہے۔ اگر اسے آزاد چھوڑ دیا جائے تو پھاڑ ڈالے

(نہج البلاغۃ جلد ۴ صفحہ ۲۶۹)

قال علی رضی اللہ عنہ هانت علیہ نفسہ من امر علیها لسانہ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے فرمایا۔ وہ شخص جو اپنی زبان کو اپنے نفس پر حکمران بنا دیتا ہے وہ اپنی وقعت ختم کردیتا ہے

(نہج البلاغۃ جلد ۴ صفحہ ۲۳۹)

قال علی رضی اللہ عنہ — حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا

المرءُ مخبوءٌ تحت لسانہ — انسان اپنی زبان کے (پردہ کے نیچے) چھپا ہوا ہے۔

(نہج البلاغۃ جلد ۴ صفحہ ۳۱۳)

قال علی رضی اللہ عنہ — حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا حکیمانہ

لاخیر فی الصمت عن الحکم — بات سے خاموشی میں کوئی بہتری نہیں۔

(نہج البلاغۃ جلد ۴ ص ۳۳۰)

قال علی رضی اللہ عنہ — حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔ زیادہ

بکثرۃ الصمت تکون الھیبۃ — خاموشی سے وقار پیدا ہوتا ہے۔

(نہج البلاغۃ جلد ۴ ص ۳۴۰)

قال علی رضی اللہ عنہ — حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔

ان کلام الحکماء اذا کان صواباً کان دواء و اذا کان خطاء کان داءً۔ — دانشمندوں کی گفتگو اگر درست ہو تو دوا ہوتی ہے، اور غلط ہو تو بیماری ہوتی ہے۔

(نہج البلاغۃ جلد ۴ ص ۳۷۰)

قال علی رضی اللہ عنہ — حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا جس

من کثر کلامہ کثر خطؤہ — کی گفتگو زیادہ ہو، اس کی خطائیں

ومن کثر خطوہ قل حیاءہٗ
ومن قل حیائہٗ قل ورعہٗ
ومن قل ورعہ مات
قلبہ ومن مات قلبہ
دخل النّار

زیادہ ہوتی ہیں۔ اور جس کی غلطیاں
زیادہ ہوں، اس کا حیا کم ہو جاتا ہے۔
اور جس کا حیا کم ہو جاتا ہے، اس کا تقویٰ
کم ہو جاتا ہے اور جسکا تقویٰ کم ہو، اُس کا دل مردہ
ہو جاتا ہے۔ اور جس کا دل مردہ ہو جائے
وہ آگ میں داخل ہو گا۔

(نہج البلاغۃ جلد ۴ صفحہ ۳۹۹)

قال علی رضی اللہ عنہ
الکلام فی وثاقکَ مالم
تتکلم بہ فاذا تکلمت بہ
صرت فی وثاقہ فاخزن
لسانکُ کما تخزن ذہبکُ
وورقکُ فرب کلمۃ
سلبت نعمۃ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے فرمایا
گفتگو آپ کے قبضہ میں ہوتی ہے۔
جب تک آپ اس کو زبان سے نہ
نکالیں اور جب آپ اسے زبان سے
نکال دیں تو آپ خود اس کی گرفت میں
آجائیں گے۔ اس لئے تم اپنی زبان
اس طرح محفوظ کر کے رکھو جسطرح اپنے
سونے اور چاندی کو محفوظ رکھتے ہو۔
اس لئے کہ بہت سے کلمات اس
طرح کے ہوتے ہیں، کہ نعمت کو سلب
کر لیتے ہیں۔

(نہج البلاغۃ جلد ۴ ص ۴۱۶)

قال علی رضی اللہ عنہ المؤمن اذا نظر اعتبر و اذا سکت تفکر و اذا تکلم ذکر و اذا استغنی شکر و اذا اصابتہ شدۃ صبر

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا مؤمن جب دیکھتا ہے تو عبرت حاصل کرتا ہے۔ اور جب خاموش ہوتا ہے تو غور و فکر کرتا ہے۔ اور جب گفتگو کرتا ہے تو اللہ کا ذکر کرتا ہے اور جب مستغنی ہوتا ہے توشکر کرتا ہے اور جب اُسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے۔

(نہج البلاغۃ جلد ۴ ص ۵۴۲)

قال علی رضی اللہ عنہ الجاھل یعرف بستّ خصال۔ الغضب من غیر شئ۔ و الکلام من غیر نفع و العطیۃ فی غیر موضعھا وان لا یعرف صدیقہ من عدوّہ، و افشاء السرّ و الثقۃ بکل احد۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا جاہل چھ خصلتوں سے پہچانا جاتا ہے بلا وجہ غصّہ۔ بغیر نفع کے گفتگو، بے موقعہ عطیّہ۔ اور اپنے دوست کو دشمن سے نہ پہچانا ۔ اور راز کو افشاء کردینا۔ اور ہر ایک پر اعتماد کرنا۔

(نہج البلاغۃ جلد ۴ ص ۵۵۲)

قال علی رضی اللہ عنہ من طال صمتہ اجتلب من

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔ کہ جو زیادہ خاموش رہے گا۔ وہ ایسا

الھیبۃ ماینفعہ	رعب پائے گا، جو اُسے نفع دے گا۔

(نہج البلاغۃ جلد ۴ ص ۵۵۵)

کان ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ یضع حصاۃ فی فمہ لیمنع بھا نفسہ من الکلام۔	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے منہ میں سنگریزہ رکھ لیا کرتے تھے، تاکہ اس کے ذریعہ سے اپنے نفس کو کلام سے روکیں۔

(ازالۃ الخفاء جلد ۳ صفحہ ۸۲)

روی ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ فی النوم فقیل لہ انک کنت تقول فی لسانک ھٰذا الذی اوردنی الموارد فما فعل اللہ بک فقال قلت لا الٰہ الا اللہ فادرونی الجنۃ	(کسی بزرگ کو) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خواب میں دکھائے گئے، تو ان سے کہا گیا، کہ آپ رضی اپنی زبان کے بارے میں کہا کرتے تھے کہ یہ وہ ہے جس نے مجھے ہلاکت کے گڑھوں میں ڈالا تو اللہ تعالےٰ نے آپ کے ساتھ کیا برتاؤ کیا؟ فرمایا۔ کہ میں نے کہا لا الٰہ الاّ اللہ تو اس نے مجھے جنت میں داخل کر دیا۔

(ازالۃ الخفاء جلد ۳ ص ۸۲)

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ	حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وسلّم یاعلیؓ۔ اقبل علی شانکؐ واملکُ لسانکؐ واعقل من تعاشرہ من اھل زمانکؐ تکن سالماً غانماً

نے فرمایا۔ اے علیؓ! اپنی حالت کا فکر کرو۔ اپنی زبان کی حفاظت کرو۔ اور اپنے معاشرے کے لوگوں کو سمجھو، تم محفوظ و مامون رہو گے۔

(حلیۃ الاولیاء جلد ۴ ص ۲۳)

عن ابن ابو داؤد قال طاووساً و اصحابہ لہ اذا صلوا العصر لم یکلموا احداً و ابتھلوا فی الدعاء

حضرت ابن ابی داؤد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے، کہ طاؤس رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے ساتھی عصر کے بعد گفتگو کی بجائے گڑگڑا کر دعائیں کرتے تھے۔

(حلیۃ الاولیاء جلد ۴ ص ۱۳)

قال طاؤس ما من شئ یتکلم بہ ابن آدم الا احصی علیہ حتی ائینۃ فی مرضہ

حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ابن آدم کا ہر کلمہ لکھا جاتا ہے حتیٰ کہ اس کی بیماری کی آہ و بکا بھی۔

(حلیۃ الاولیاء جلد ۴ ص ۴)

قال جعفر بن محمد لا زاد افضل من التقوی ولا شئ احسن من الصمت ولا عدو اضر من الجھل ولا داء ادوی

فرمایا حضرت جعفر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ نے۔ تقویٰ سے افضل کوئی توشہ (زادِ راہ) نہیں اور خاموشی سے اچھی کوئی چیز نہیں، اور اور جہالت سے بڑھ کر ضرر دینے والا

من الكذب — کوئی دشمن نہیں اور جھوٹ سے بڑھ کر کوئی بیماری نہیں۔

(حلیۃ الاولیاء جلد ۳ صفحہ ۱۹۶)

قال ابو حازم ينبغي للمؤمن ان يكون اشد حفظاً للسانه منه لموضع قدميه۔

حضرت ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا۔ مومن کو چاہیئے کہ وہ اپنی زبان کی سخت حفاظت کرنے والا ہو۔ بہ نسبت اپنے دو پاؤں کی جگہ کے۔

(حلیۃ الاولیاء جلد ۳ ص ۲۳۰)

قال مورق العجلی تعلمت الصمت فی عشر سنین وما قلت شیئاً قط اذا غضبت اندم علیہ اذا ذھب عنی الغضب

حضرت مورق العجلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ میں نے دس سال میں خاموشی حاصل کی۔ اور میں نے کبھی کوئی بات نہیں کی۔ جب مجھے غصہ ہوتا، تو میں اس پر نادم ہوتا، تو مجھ سے غصہ کی کیفیت ختم ہو جاتی۔

(حلیۃ الاولیاء جلد ۲ ص ۲۳۵)

قال مالکؒ بن دینار رضی اللہ عنہ کان الابرار یتواصون بثلاث بسجن اللسان وکثرۃ

حضرت امام مالک بن دینار رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ابرار تین باتوں کی وصیت کرتے چلے آئے ہیں۔ (۱) زبان کو بند

الاستغفار والعزلة

رکھنا (۲) استغفار کثرت سے کرنا (۳) گوشہ نشینی اختیار کرنا۔

(حلیۃ الاولیاء جلد ۲ صفحہ ۳۷۷)

قال اسماعیل بن امیۃ کان عطاء یطیل الصمت فاذا تکلم یخیل الینا انہ یؤید۔

حضرت اسماعیل بن امیہ فرماتے ہیں کہ عطاءؒ طویل خاموشی اختیار کرنیوالے تھے۔ جب کلام کرتے تو ہمیں خیال ہوتا کہ وہ تائید کئے جاتے ہیں۔

(حلیۃ الاولیاء جلد ۲ ص ۳۱۳)

صمت العوام بلسانھم و صمت الصالحین بقلوبھم و صمت المحبین من خاطر اسرارھم وقیل اذا کان العبد ناطقاً فیما یعنیہ وما لابد منہ فھو من حد الصمت

عوام کی خاموشی زبان کے ساتھ ہے اور صالحین کی خاموشی دلوں کے ساتھ ہے اور عاشقوں کی خاموشی اسرار کے وسوسوں سے ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے جب بندہ صرف مطلب اور ضروری کام کے لئے بولتا ہے، تو گویا خاموشی کی یہی حد ہے۔

(الاوراد ص ۲۳)

قال الامام الشافعی رضی اللہ عنہ لصاحبہ الربیع رحمۃ اللہ

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شاگرد ربیع رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا۔ اے ربیع

الله علیه یا ربیع لا تتکلم فیما لا یعنیكَ فانكَ اذا تکلمت بالکلمة ملکتكَ ولم تملکها۔

بے فائدہ بات مت کر۔ کیونکہ جب تو بولے گا۔ تو تیرا وہ بول تیرا مالک ہو جائے گا۔ تو اس کا مالک نہ ہوگا۔

(المستطرف جلد ۱ صفحہ ۷۸)

ان قس بن ساعدة و اکثم ابن صیفی رحمهما الله علیه اجتمعا فقال احدهما لصاحبه کم وجدت فی ابن آدم من العیوب فقال هی اکثر من ان تحصر وقد وجدت خصلة ان استعملها الانسان سترت العیوب کلها قال وما هی؟ قال حفظ اللسان۔

عرب کے دو دانشور قس بن ساعدہ اور اکثم بن صیفی رحمہما اللہ علیہ ایک دفعہ اکٹھے ہوئے۔ ان میں سے ایک نے دوسرے سے دریافت کیا۔ کہ اے میرے بھائی! تم آدمؑ کی اولاد میں کتنے عیب پاتے ہو؟ دوسرے نے جواب میں کہا۔ کہ وہ تو گنتی سے باہر ہیں۔ لیکن میں ایک نیکی کو جانتا ہوں۔ کہ اگر انسان اس کو استعمال کرے تو وہ تمام عیبوں پر پردہ ڈال دیتی ہے دوسرے نے پوچھا۔ وہ کیا نیکی ہے؟ تو اس نے جواب دیا۔ کہ "زبان کی حفاظت"

(المستطرف جلد ۱ ص ۷۸)

قال بعضهم مثل اللسان مثل السبع ان لم توثقه عدا علیكَ ولحقكَ شره

بعض حکمائ نے کہا ہے کہ زبان کی مثال درندے کی سی ہے، اگر تو اسے قابو نہ کرے گا۔ تو وہ تجھ پر حملہ کردے گا۔

اور تجھے اس سے نقصان پہنچے گا۔

(المستطرف جلد ۱ ص ۷۸)

قال وھب بن الورد رحمۃ اللہ علیہ بلغنا ان الحکمۃ عشرۃ اجزاء تسعۃ منھا فی الصمت والعاشر فی عزلۃ النّاس

وہب بن ورد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ دانائی کے دس حصّے ہیں۔ نو تو صرف خاموشی میں ہیں۔ اور دسواں لوگوں سے یکسو ہوجانا ہے۔

(المستطرف جلد ۱ ص ۷۹)

قال ابن عینیۃ رحمۃ اللہ علیہ من حرم الخیر فلیصمت فان حرمھا فالموت خیرلہٗ

حضرت ابن عینیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ جو شخص بھلائی سے محروم ہوجائے اُس کو چاہیئے کہ خاموشی اختیار کرے اگر وہ بھلائی اور خاموشی سے محروم ہوگیا تو پھر اس کے لئے مرنا ہی بہتر ہے۔

(المستطرف جلد ۱ ص ۷۹)

من کلام الحکماء من نطق فی غیر خیر فقد لغا ومن نظر فی غیر اعتبار فقد سھا من سکت فی

داناؤں کا فرمان ہے۔ جو بے فائدہ بولا، اس نے لغو حرکت کی۔ اور جس نے بغیر عبرت کے دیکھا۔ وہ بھول گیا اور غافل ہوا۔ اور

غیر فکر نقد لہا۔

جو غور و خوض کے بغیر خاموش رہا، وہ غافل ہوا۔

(المستطرف جلد ۱ ص ۷۹)

ولما خرج یونس علیہ السلام من بطن الحوت طال صمتہ فقیل لہ الا تتکلّم فقال الکلام صیرنی فی بطن الحوت ط

جب حضرت یونس علیہ السّلام مچھلی کے پیٹ سے باہر آئے، تو انھوں نے طویل خاموشی اختیار کی۔ کسی نے ان سے کہا، کہ آپ بولتے کیوں نہیں؟ انھوں نے فرمایا۔ بولنے نے تو مجھے مچھلی کے پیٹ میں ڈالا تھا!

(المستطرف جلد ۱ ص ۷۹)

قال ابن عربی رحمہ اللہ علیہ الصمت قسمان: صمت باللسان عن الحدیث لغیر اللہ تعالیٰ مع غیر اللہ تعالیٰ جملۃ واحدۃ وصمت بالقلب عن خاطر یخطر لہ فی النفس فی کون من الاکوان فمن صمت لسانہ

علامہ ابنِ عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ خاموشی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک خاموشی زبان کا باتوں سے خاموش رہنا ہے، وہ باتیں جو غیر اللہ کے لئے ہوں، غیر اللہ کے ساتھ ہوں۔ ان تمام سے۔ دوسرا دل کی خاموشی ہے، کہ اس میں کوئی انسانی وسوسہ کسی وقت دل میں نہ پڑے۔ جو شخص کہ زبان کا

ولم يصمت قلبه خف وزره
ومن صمت لسانه وقلبه
ظهر له سره وتجلى له
ربه ومن صمت
قلبه ولم يصمت لسانه
فهو ناطق بلسان الحكمة و
من لم يصمت بلسانه ولا
بقلبه كان مملكة للشيطان
ومسخرة له فصمت اللسان
من منازل العامة و
ارباب السلوك وصمت القلب
من صفات المقربين
اهل المشاهدات وحال
صمت السالكين السلامة من
الآفات وحال صمت المقربين
مخاطبات التأنيس فمن التزم
الصمت في الاحوال
كلها لم يبق له حديث
الا مع ربه فاذا انتقل
من الحديث مع
الاغيار الى الحديث

خاموش ہو، لیکن دل کا خاموش نہ ہو،
اس کے گناہوں کا وزن ہلکا ہو جائے
گا۔ اور جس شخص کی زبان اور دل دونوں
خاموش ہوں، اس پر مخفی اسرار کھلیں
گے۔ اور تجلیات ربانی وارد ہوں گی
اور جس شخص کا دل خاموش ہو، لیکن زبان
خاموش نہ ہو، وہ جب بولے گا حکمت
اور دانائی کے ساتھ بولے گا۔ اور وہ
شخص جس کی نہ زبان خاموش ہے اور
نہ ہی دل خاموش ہے، وہ شیطان
کا غلام اور اُس کا تابع فرمان ہو گا۔
پس زبان کی خاموشی عوام و سالکین کی
منزل ہے۔ اور دل کے خاموش،
رہنے والے مقربین جو اہل مشاہدہ اور صاحب
حال ہیں یہ ان کی منزل ہے۔ اور سالکین
کی خاموشی ان کی آفات سے سلامتی (کا
باعث) ہے (جبکہ) مقربین کی خاموشی
محبت کے نغموں کے حال والی ہے۔ اور جو
تمام احوال میں خاموشی اختیار کرے۔ اس
کی بات اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں،
پس جب وہ اغیار کی باتوں سے اعراض

مع ربه كان نجيا مزيدا
اذا نطق نطق بالصواب،

کر کے اللہ تعالیٰ کے ساتھ باتوں میں
مشغول ہوتا ہے۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ
سے سرگوشی کرتا ہے۔ جس کی تائید
اسے حاصل ہوتی ہے۔ اس کا بولنا
صحیح اور درست ہوتا ہے۔

(فیض القدیر جلد ۴ صفحہ ۲۴۱)

روی عن عیسیٰ علیہ السلام
قام خطیباً فقال یا بنی
اسرائیل لا تتکلموا بالحکمۃ
عند الجهال فتظلموها
ولا تمنعوها اهلها فتظلموهم
ولا تکافئوا ظالماً فیبطل
فضلکم والامور ثلاثۃ
امر بین رشده فاتبعوه
وامر بین غیه فاجتنبوه
وامر اختلف فیه فردوه
الی الله تعالیٰ ۔

روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے
پھر فرمایا۔ اے یعقوب علیہ السلام کی
اولاد۔ بے وقوفوں کے پاس دانائی
کی بات مت کرو۔ تم اُن پر ظلم کرو
گے۔ اور جو دانائی کے اہل ہیں، ان
کو دانائی سے مت روکو۔ ورنہ تم
ان پر ظلم کرو گے۔ اور ظالم کا مقابلہ نہ
کرو۔ ورنہ تمہاری فضیلت باطل ہو
جائے گی۔ کام تو صرف تین ہی ہیں۔
اوّل وہ کام، جن کی بھلائی بالکل
ظاہر ہو، اس کی پیروی کرو۔
دوم وہ کام، جن کی بُرائی بالکل ظاہر ہو
اس سے بچو!

سوم وہ کام، جس میں اختلاف ہو، اس
کو اللہ کی طرف لوٹا دو !

(فیض القدیر جلد ۳ صفحہ ۱۰۳)

قال ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ
لاخیر فی فضول الکلام

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ فضول باتوں میں کوئی بھلائی نہیں

(روی ابن عبد البر)

(آداب الشرعیہ جلد ۱ ص ۴۳)

قال عمرو بن العاص
رضی اللہ عنہ الکلام کالدواء
ان اقللت منہ نفع وان
اکثرت منہ قتل .

حضرت عمرو بن العاص فاتح
مصر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بات
کی مثال دوا کی سی ہے ، اگر اس کو
تھوڑا استعمال کرے گا ، فائدہ
دے گی ۔ اور اگر تو اسے زیادہ
استعمال کرے گا ۔ تجھے قتل
کر ڈالے گی ۔

(المستطرف جلد ۱ ص ۷۹)

قال لقمان علیہ السلام
لولدہ یا بنی اذا افتخر
الناس بحسن کلامھم

حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے
بیٹے کو فرمایا ۔ اے میرے
پیارے بیٹے ! جب لوگ

فانتخر انت بحسن
صمتك بقول اللسان كل
صباح و كل مساء للجوارح
كيف انتن فيقلن بخير
ان تركتنا۔

اپنے کلام پر فخر کریں تو تو اپنی اچھی
خاموشی کے ساتھ اُن پر فخر کر۔ زبان
صبح و شام دوسرے اعضاء کو
کہتی ہے، تمھارا کیا حال
ہے؟ تو وہ اعضاء اسے جواب
دیتے ہیں۔ ہم اُس وقت تک
آرام میں ہیں، جب تک تو ہمیں
چھوڑے رہے گی۔

(المستطرف جلد ۱ صفحہ ۷۹)

قيل اجتمع اربعة ملوك
فتكلموا فقال ملك الفرس
ماندمت على مالم اقل
مرة و ندمت على ماقلت
مرارا وقال قيصر انا
على رد مالم اقل اقدر
منى على رد ما قلت وقال
ملك الصين مالم اتكلم
بكلمة ملكتها فاذا تكلمت
بها ملكتنى وقال ملك
الهند العجب ممن يتكلم

چار بادشاہ اکٹھے ہوئے۔ ایران
کا بادشاہ بولا۔ میں ایک دفعہ بھی
اَن کہی بات پر پشیمان نہیں ہوا
(جبکہ) کئی دفعہ میں کہی ہوئی بات پر
پشیمان ہوا ہوں۔ روم کا بادشاہ
بولا۔ میں اَن کہی بات پر زیادہ قدرت
رکھتا ہوں کہی ہوئی بات سے۔
چین کا بادشاہ بولا، جب تک میں
نہ بولوں، میں اس (بات) کا مالک
ہوں۔ پھر جب میں بولتا ہوں تو
وہ بات میری مالک بن جاتی ہے۔

بكلمة ان دفعت ضرت
وان لم ترفع لم تنفع

ہندوستان کا بادشاہ بولا ۔ اس شخص پر تعجب ہے، جو بات کرتا ہے اور (جب) اس کی بات پھیل جاتی ہے، تو اُسے نقصان پہنچتا ہے ۔ اور اگر بات نہیں پھیلتی، تو اُس کا (کوئی) فائدہ بھی نہیں پہنچتا ۔

(المستطرف جلد ۱ صفحہ ۷۹)

وقيل لو قرأت صحيفتك لاغمدت صفيحتك ولو رأيت ما في ميزانك لختمت على لسانك

کہا گیا ہے ۔ کہ اگر تو اپنے اعمال نامے کو پڑھ لیتا، تو کبھی اپنی تلوار میان سے نہ نکالتا ۔ اور اگر تو اپنی ترازو کو دیکھ لیتا تو اپنی زبان پر مہر لگا دیتا ۔

(المستطرف جلد ۱ صفحہ ۷۹)

قال الحكيم اذا اعجبك الكلام فاصمت واذا اعجبك الصمت فتكلم

ایک دانا کا قول ہے کہ جب تجھے اپنی بات پسند آئے تو خاموشی اختیار کر ۔ اور جب تجھے خاموشی اچھی لگے تو کلام کر ۔

(المستطرف جلد ۱ ص ۷۹)

وكان يقال من السكوت ماهو ابلغ من الكلام لان السفيه اذا سكت عنه كان في اغتمام

کہا جاتا ہے کہ خاموشی کلام سے بلیغ تر ہے۔ کیونکہ جب بیوقوف سے سکوت برتا جائے تو وہ غم میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

(المستطرف جلد ۱ صفحہ ۷۹)

وقيل لرجل بم سادكم الاحنف فوالله ماكان باكبركم سنا ولاباكثركم مالا فقال بقوة سلطانه على لسانه۔

کسی سے کہا گیا کہ احنف تمہارا سردار کیوں کر ہو گیا، حالانکہ نہ وہ تم سے عمر میں زیادہ ہے اور نہ ہی تم سے زیادہ مالدار ہے تو اس نے جواب دیا۔ کہ اسے اپنی زبان پر قابو ہے۔

(المستطرف جلد ۱ ص ۷۹)

وقيل الكلمة اسيرة في وثاق الرجل فاذا تكلم بها صار في وثاقها۔

اور کہا گیا ہے کہ بات آدمی کی بیڑی میں قید ہے۔ پھر جب وہ بات کرتا ہے تو وہ اس کی بیڑی میں ہو جاتا ہے۔

(المستطرف ج ۱ ص ۷۹)

وكان بهرام جالساً

ایک رات بہرام بادشاہ کسی درخت

ذات يبلة تحت شجرة فسمع منها صوت طائر فرماه فاصابه فقال ما احسن حفظ اللسان بالطائر والانسان لوحفظ هٰذا لسانه ما هلكُ

کے نیچے بیٹھا تھا۔ اس درخت پر سے ایک پرندہ کی آواز سنی۔ اور اُسے تیر مارا۔ وہ پرندہ مرگیا تو بہرام بولا۔ پرندے اور انسان کو زبان کی حفاظت بہت ضروری ہے۔ اگر یہ پرندہ آواز نہ نکالتا تو نہ مرتا۔

(المستطرف جلد ۱ صفحہ ۷۹)

قال ابن مسعود رضی الله عنہ کونوا ینابیع العلم مصابیح الھدی احلاس البیت. سرج اللیل جدد القلوب خلقان الثیاب یعرفون عند اھل السماء ویخفون عند اھل الارض

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ تم لوگ علم کے چشمے، ہدایت کے چراغ، گھر کے ٹاٹ (گھریلو معاملات اور تنگی ترشی کو ہر اک سے بیان نہ کرنیوالے) رات کے اُجالے، زندہ دل۔ پھٹے پرانے کپڑوں والے بن کر رہو۔ آسمان والوں میں معروف اور زمین والوں میں گمنام رہو۔

(شرح ابن ابی حدید جلد ۱ صفحہ ۱۷۵)

عن الحسن رضی الله عنه قال جلسوا عند معاویة فتکلموا وسکت الاحنف فقال معاویة مالک لا تتکلم ابا بحر قال اخاف ان صدقت واخاف الله ان کذبت

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ایک دفعہ لوگ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاں بیٹھے تھے، تو انہوں نے گفتگو شروع کی لیکن احنف رضی اللہ عنہ خاموش رہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے احنف آپ کیونکر خاموش ہیں۔ تو احنف نے جواب دیا۔ اگر میں سچی بات کہوں تو مجھے اپنی جان کا خوف ہے۔ اور اگر میں جھوٹ بولوں تو مجھے خدا کا خوف ہے۔

(العقد الفرید جلد۲ صفحہ ۴۷۲)

قال ابوالدرداء رضی الله عنه انصف اذنیک من فیک فانما جعل لک اذنان اثنان وفم واحد لتسمع اکثر مما تقول

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کانوں اور زبان کے درمیان انصاف سے کام لو۔ تجھے خدا کی طرف سے دو کان عطا ہوتے ہیں اور ایک زبان، جس کا مطلب یہ ہے کہ زیادہ سنو اور تھوڑا بولو

(العقد الفرید جلد۲ صفحہ ۴۷۲)

قال اکثم بن صیفی رحمته الله علیه

حضرت اکثم بن صیفی رحمۃ اللہ علیہ نے

مقتل الرجل بین فکیہ

فرمایا انسان کی موت اس کے دونوں جبڑوں کے درمیان ہے۔یعنی (زبان)

(العقد الفرید جلد۲ ص۴۷۲)

قال جعفر بن محمّد رحمۃ اللہ علیہ

یموت الفتیٰ من عثرۃ بلسانہ
ولیس یموت المرءُ من عثرۃ الرجل
فعثرتہ من فیہ ترمی براسہ
وعثرتہ بالرجل تبرأ علی مھل

حضرت امام جعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں نوجوان اپنی زبان غلطی سے پھسلنے سے مرجاتا ہے، لیکن انسان اپنے پاؤں کے پھسلنے سے نہیں مرتا۔زبان کے پھسلنے سے تو سر کے بل گرتا ہے۔اور پاؤں کے پھسلنے والا دیر سے شفایاب ہوجاتا ہے۔

(العقد الفرید جلد ۲ ص۴۷۳)

قال هرم ابن حیان رضی اللہ عنہ صاحب الکلام بین احدی منزلین ان قصر فیہ خصم وان اغرق فیہ اثم

حضرت ھرم بن حیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔گفتگو کرنے والا دو منزلوں میں ہے۔اگر وہ کم گفتگو کرتا ہے تو ہار مان لیتا ہے، اور وہ زیادہ گفتگو کرتا ہے تو گناہ گار ہوتا ہے۔

(العقد الفرید جلد۲ ص۴۷۲)

قال شبیب بن شیبۃ رضی اللہ

حضرت شبیب بن شیبہ رضی اللہ عنہ فرماتے

عنہ من سمع الکلمۃ یکرھہا
فسکت عنہا انقطع ضرھا عنہ

ہیں جو شخص بُری بات سن کر خاموش رہتا ہے تو اس بات کا نقصان اس سے ختم ہو جاتا ہے۔

(العقد الفرید جلد ۲ ص ۴۷۲)

قال الشاعر

الحلم زین والسکوت سلامۃ
فاذا نطقت فلا تکن مکثارا
ما ان ندمت علی سکوتی مرۃ
لکن ندمت علی الکلام مرارا

شاعر کہتا ہے۔
بردباری انسان کی زینت ہے اور خاموشی میں سلامتی ہے، پھر جب تو گفتگو کرے تو زیادہ گفتگو نہ کر۔ میں خاموشی میں ایک دفعہ بھی پشیمان نہیں ہوا۔ لیکن میں بولنے میں کئی دفعہ پشیمان ہوا ہوں۔

(العقد الفرید جلد ۲ ص ۴۷۳)

قال الحسن بن ھانیٔ رضی اللہ عنہ

خل جنبیک لرامی
وامض عنہ بسلام
مت بداء الصمت خیر
لک من داء الکلام
رب لفظ ساق آجال
نیام وقیام
انما السالم من الجم

حضرت حسن بن ہانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ تیر مارنے والے کے لئے تم اپنی دونوں کروٹوں کو کھلا چھوڑ دو اور اس کے پاس سے سلامتی کے ساتھ گزر جاؤ۔ اگر تو خاموشی کی بیماری سے مر جائے تو تیرے لئے گفتگو کی بیماری سے بہتر ہے۔ زبان سے نکلے ہوئے چند لفظ، گروہ در گروہ کو موت کی طرف دھکیل دیتے ہیں۔

فاہ بلجام — صرف وہی بچے گا، جو اپنے منہ کو لگام دے گا۔

(العقد الفرید جلد ۲ ص ۴۷۳)

قال عبداللہ بن طاہر رحمۃ اللہ اقلل کلامک واستعذ من شرہ ان البلاء ببعضہ مقرون واحفظ لسانک واحتفظ من عیبہ حتی یکون کانہ مسجون

حضرت عبداللہ بن طاہر رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔ گفتگو تھوڑی کر اور اس کے شر سے پناہ مانگ، کیونکہ بعض گفتگو کے ساتھ مصیبت ملی ہوتی ہے۔ اور اپنی زبان کی حفاظت کر اور اس پر پہرہ بیٹھا حتیٰ کہ وہ زبان قیدی کی طرح ہو جائے۔

(جامع بیان العلم وفضلہ بن عبداللہ جلد ۱ ص ۱۳۷)

قال یزید بن ابی حبیب رضی اللہ عنہ ان المتکلم لینتظر الفتنۃ وان المنصت لینتظر الرحمۃ۔

حضرت یزید بن ابی حبیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں گفتگو کرنیوالا فتنہ کا انتظار کرتا ہے۔ اور خاموش رہنے والا رحمت کا منتظر رہتا ہے۔

(جامع بیان العلم وفضلہ بن عبداللہ جلد ۱ ص ۱۳۷)

قال ابو المذیال رحمۃ اللہ علیہ تعلم الصمت کما تتعلم الکلام فان یکن الکلام یہدیک فان الصمت یقیک

حضرت ابوذیال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ جس طرح تم کلام کرنا سیکھتے ہو اسی طرح سے خاموشی سیکھو۔ اگر کلام تجھے ہدایت کرتی ہے تو

اسی طرح خاموشی تجھے بچائے گی۔

(جامع بیان العلم وفضلہ بن عبداللہ جلد ۱ ص ۱۳۸)

عن ثوبان رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طوبیٰ لمن ملک لسانہ ووسعہ بیتہ وبکی علی خطیئتہ (رواہ الطبرانی فی الاوسط والصغیر باسناد حسن)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوش نصیب ہے وہ شخص جو اپنی زبان کا مالک ہے اور اس کے لئے اپنا گھر فراخ ہے اور وہ اپنے گناہوں پر روتا ہے۔

(الفتوحات الربانیۃ جلد ۶ ص ۳۵۴)

قال الشاعر

اذا شئت ان تحیا سلیما من الاذی
وغفلک موفور وعرضک صین،
لسانک لا تذکر بہ عورۃ امرئ
فکلک عورات وللناس السن

(الفتوحات الربانیۃ جلد ۶ ص ۳۷۱)

شاعر کہتا ہے جب تو چاہتا ہے کہ تکالیف سے بچکر زندہ رہے، اور تیری عقل بڑھے اور تیری عزت محفوظ رہے تو اپنی زبان سے کسی آدمی کا پردہ چاک نہ کر۔ پردے ایسے ہی رہنے دے، اور لوگوں کی زبانوں کو کون روک سکتا ہے۔

قال محمد بن العلان رحمۃ اللہ علیہ

عیوب، ابن آدم لا تحصر
وکثرتھا فوق ما تذکر
وحفظ اللسان لھا کلھا
غدا ساترا فادر ما تستر

حضرت محمد بن علان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ابن آدم تیرے عیب گنتی سے باہر ہیں اور عیوب تیرے بیان کرنے سے زیادہ ہی ہیں اور سب پر زبان کی حفاظت کرنا کل تجھ پر پردہ ڈالدیگا اور ذرا پردہ کو پہچان تو سہی؟

قال نصر بن احمد رضی الله عنه ،

لسان الفتی حتف الفتی حیث یجهل
وکل امرئ ما بین فکیه مقتل
کم فاتح ابواب الشر لنفسه
اذا لم یکن قفل علیٰ فیه مقفل

حضرت نصر بن احمد رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نوجوان کی زبان جب بیوقوفی کرے تو اس کی موت ہے، اور ہر انسان اپنے جبڑوں کا مقتول ہے اور بیشمار ایسے ہیں جن کے منہ پر قفل نہیں ہوتا اور اسوجہ سے وہ اپنے آپ پر برائی کا دروازہ کھولنے کے باعث جیل کے مستحق ہیں

(الفتوحات الربانیۃ جلد ۶ ص ۳۷۵)

قال محمد بن عبید الله بن الزنجی البغدادی رحمۃ الله علیہ ،

انت من الصمت آمن الزلل
ومن کثیر الکلام فی وجل
لا تقل القول ثم تتبعه
یا لیت ما کنت قلت لم اقل

حضرت محمد بن عبداللہ بن زنجی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، تو خاموشی سے پھسلن گمراہی سے بچ جاتے گا۔ اور زیادہ بولنے سے خطرہ ہے۔ ایسی بات نہ کر، جس کے بعد تو یہ کہے کہ جو بات میں نے کی ہے، وہ نہ کہتا

(الفتوحات الربانیۃ جلد ۲ ص ۳۷۲)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اٰمِيْن ! اٰمِيْن

امروز سعید و مسعود و مبارک
شنبہ ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ

ابوانیس محمد برکت علی لودھیانوی عفی عنہٗ
المہاجر الی اللہ والمتوکل علی اللہ العظیم